رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۱۶ ہر انگریزی ۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۳۳ء مطابق ۳ صفر سنہ ۱۳۵۲ھ | نمبر ۸

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ۲۵ مئی کو حضور اراضی مرزا اکرم بیگ کے مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے گورداسپور تشریف لے گئے۔ اور سینئر سب جج صاحب کی عدالت میں گیارہ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک شہادت ہوئی۔ حضور اڑھائی بجے بسواری موٹر قادیان واپس تشریف لے آئے ؛

(۲) موسم میں یک لخت ایسا تغیر ہوا ہے۔ کہ ہفتہ زیر اشاعت میں ناقابل برداشت گرمی ہو گئی ہے ؛

(۳) جن خریداران نے نادرات کے وی پی واپس کئے ہیں۔ ان کے نام یکم جون کو پھر وی پی ارسال ہوں گے۔ ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ وصول کرکے مشکوری کا موقعہ بخشیں +

(۴) **ضرورت مذہب پر لیکچر**

احمدی نوجوانوں کا فیروزپور میں جلسہ

۱۴-۱۵ مئی سنہ ۳۳ء کو جناب اکبر علی صاحب وکیل کی کوٹھی پر جماعت فیروزپور کے چند احمدی نوجوان طلباء کا ایک جلسہ زیر اہتمام عزیز پیر صلاح الدین صاحب ضرورت مذہب پر منعقد ہوا۔ جس میں میاں احمد جان صاحب بابو بشیر الحق صاحب پیر صلاح الدین صاحب میاں محمد اقبال صاحب نے ایک کانفرنس مجھ کے اندر جس میں بہت سے غیر مسلم تعلیم یافتہ بھی شامل تھے۔ اس رَو کے خلاف جو اس وقت مذہب کے خلاف اُٹھ رہی ہے۔ ضرورت مذہب پر پرجوش تقریریں کیں۔ جس کو سامعین نے نہایت توجہ اور سکون کے ساتھ سنا۔ صاحب صدر جو ایک غیر احمدی وکیل تھے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کے اس جوش کو دیکھتے ہوئے جو وہ اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ اپنی بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ اور جلسوں کے انعقاد کو مسلمانوں کے لئے ازبس ضروری قرار دیا۔ ازاں بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان نوجوان بچوں کی ہمتوں میں برکت دے۔ آمین۔

(خاکسار محمد علی)

(۵) **دعاء جنازہ** ۔ یہ خبر نہایت افسوس سے لکھی جاتی ہے۔ کہ چوہدری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبی بیماری استسقاء میں ۲۴ مئی کو بوقت مغرب فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صاحب نے ۲۵ مئی کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی۔ مرحومہ بڑی خوش نصیب اور مخلص احمدی خاتون تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین ؛

(۵)

خدا کی حمد اور احباب کا شکریہ

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ میرا بچہ مشتاق احمد سلمہ اللہ خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی توجہ و احباب کرام کی خاص دعاؤں سے ایم ایس سی کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو گیا ہے جس پر میں خدا تعالیٰ رحیم و کریم کی حمد کرتا ہوں۔ الحمد للہ رب العلمین۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اور تمام احباب کا جنہوں نے دعائیں فرمائیں تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اور یہ بھی خوشی ہے کہ میاں کرامت اللہ خلف بابو اکبر علی صاحب بھی اس امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ جس کی مبارک باد بابو صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وی پی واپس کنندگان کو اطلاع

مندرجہ ذیل خریداران فاروق کے نام جو بقایا سال گذشتہ اور چندہ سال رواں کے وی پی کئے گئے تھے۔ اور انہوں نے مکرر سہ کر واپس کر دیئے۔ ان سب کے نام ۳ رجون ۳۳ء کو پھر وی پی کئے جاوینگے۔ امید ہے۔ کہ احباب وصول فرما کر اپنا اخلاقی فرض ادا کریں۔ یا بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیجدیں مگر رقم چندہ اپنے نام کے آگے دیکھ لیں۔ اس کے مطابق منی آرڈر کریں۔

نام خریدار	رقم چندہ معہ خرچ وی پی	
	آنہ	روپیہ
بابو قاسم دین صاحب کلرک	۶	۴
قاضی محمد نذیر صاحب ٹیچر	۲	۵
سید محمد علیشاہ صاحب ہیڈ ماسٹر	۱۰	۷
قاضی فضل الٰہی صاحب قریشی	۱۰	۴
مولوی ابو البشارت بشیر احمد صاحب ٹیچر	۱۰	۲
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	۱۰	۲
بابو غلام رسول صاحب گڈس کلرک	۱۳	۲
بابو نصیر الحق خانصاحب	۶	۴
سید شجاعت حسین صاحب اوورسیر	۶	۵
بابو فیض محمد صاحب کلرک	۶	۴
بابو عبد الغنی صاحب قریشی مینیجر فیکٹری	۱۰	۴
چوہدری محمد یعقوب صاحب آڈیٹر	۶	۴
مولوی غلام محمد صاحب اختر	۶	۵
سید بشارت احمد صاحب وکیل	۸	۱۰
شیخ نواب دین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ اے	۶	۵
چوہدری شیخ احمد صاحب شملہ	۶	۴
منشی غلام نبی صاحب مینیجر سنگر مشین	۳	۴
میاں محمد عثمان ڈرائیور جمنا برج	۳	۴
ڈاکٹر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۳	۴
سیٹھ خیر الدین صاحب	۳	۴
مولوی سعد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر	۳	۴
میاں حذا بخش صاحب میر آب	۳	۴
چودہری محمد یوسف صاحب مودھا	۳	۴
خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	۳	۴
شیخ محمد امین فضل کریم ڈیرہ دون	۳	۴
قاضی محمد شریف صاحب فاروقی	۳	۴
بابو فضل دین صاحب سب اوورسیر	۳	۴
میاں عبد اللہ سبحان صاحب وکیل	۳	۴
خانصاحب عبد الرشید خاں	۳	۴
حافظ محمد عبد اللہ صاحب ٹیچر	۳	۲
میاں محمد یوسف صاحب گھڑی ساز	۳	۲
ڈاکٹر سراج الدین صاحب	۳	۲
بابو غلام محمد صاحب دفتر پولیٹکل	۴	۲
بابو محمد شفیع صاحب کلرک ڈپٹی کمشنر	۳	۲

صنعت و حرفت

احمدی نوجوان متوجہ ہوں

کمرشل ایجوکیشن کی اہمیت

مجلس مشاورت کے موقعہ پر انسدادی بیکاری کی سب کمیٹی نے جو بہت سی تجاویز پیش کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ احمدی نوجوانوں کو صنعت و حرفت کی تعلیم دلائی جائے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی نمائندگان مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے اسی کے متعلق پر زور تحریک فرمائی تھی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ جب تک ہم اقتصادی طور پر مضبوط نہ ہونگے دوسری اقوام سے مقابلہ کرنا ہمارے لئے سخت مشکل ہے ؛

ناظر صاحب امور عامہ نے کانسیج انڈسٹری کے لئے بہت سی تحریکیں کی تھیں۔ لیکن ان کا زیادہ فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہمارے نوجوان اپ ٹو ڈیٹ ہتھیاروں سے مسلح ہوں۔ سادکٹنگ اور آرگنائزیشن ایسی چیزیں ہیں۔ جو بغیر صنعتی و تجارتی تعلیم کے حاصل ہونی ناممکن ہیں۔

پھر ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے۔ ہمارے نوجوانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ جب وہ تبلیغ کے لئے نکلیں۔ تو عہد سلف کے مسلمانوں کی طرح تجارت کے ذریعہ سے اپنے اخراجات کا انتظام بھی خود ہی کر سکیں۔ تاکہ جماعت پر کسی قسم کا بوجھ نہ پڑے ؛

ہیلی کالج آف کامرس

یہیں میں پر زور عرض کرتا ہوں۔ کہ احباب اپنے ان نوجوانوں کو جو انٹرمیڈیٹ پاس کر چکے ہوں۔ کمرشل ایجوکیشن دلانے کی طرف جلد سے جلد توجہ کریں۔ اس کے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ہیلی کالج آف کامرس ۲۷ء میں کھولا گیا تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں نے اور خصوصاً احمدیوں نے تو بالکل ہی اس کی طرف توجہ نہیں دی ؛

مضامین

اس کالج میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ وہ میں احباب کی سہولت کے لئے یہاں لکھے دیتا ہوں۔ تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ یہاں کس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

سال اول۔ علم المعیشت۔ کمرشل جغرافیہ۔ اعداد و شمار بک کیپنگ اور کمرشل انگلش۔

سال دوم و سوم۔ برطانیہ۔ جاپان اور ہندوستان کی کی تاریخ معاشیات۔ کرنسی و بنکنگ۔ اکاؤنٹس۔ کمرشل لاء۔ کمرشل اینڈ انڈسٹریل آرگنائزیشن ؛

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں تخصیص کی جا سکتی ہے۔ (۱) اکاؤنٹس و آڈٹنگ (۲) بنکنگ اینڈ پبلک فنانس (۳) انکمس آف ان لینڈ ٹرانسپورٹ۔ ظاہر ہے۔ کہ ان مضامین میں مسلمانوں اور خصوصاً احمدیوں کی کس قدر کمی ہے ؛

بی کام کا مستقبل

ایک بی کام کے لئے ایم۔ اے اور بی اے وغیرہ سے یقیناً بہت زیادہ مواقع ہیں۔ جہاں وہ ریلوے۔ فنانس۔ بنکنگ آڈٹنگ اور ملٹری وغیرہ کے امتحانوں میں شامل ہو سکتا ہے وہاں وہ اپنی ذاتی تجارت شروع کر کے بھی ملک و ملت کے لئے ازحد مفید ہو سکتا ہے ؛

قابل توجہ احباب

امید ہے کہ احباب جلد سے جلد اس کی طرف توجہ فرماویں گے۔ اور انٹرمیڈیٹ پاس نوجوانوں کو اس کالج میں داخل ہونے کی ترغیب دینگے۔ مزید حالات خاکسار سے بالمشافہ یا بذریعہ ...

(باقی صفحہ ۱ کالم ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"آسمانی فیصلہ"

"قبل اس کے کہ میں آسمانی فیصلہ کا ذکر کروں صفائی بیان کے لئے اس قدر لکھنا ضروری ہے۔ کہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک فی الحقیقت مومن ہیں۔ اور جن کو خدا تعالیٰ نے خاص اپنے لئے چن لیا ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے۔ اور اپنے برگزیدہ گروہ میں جگہ دیدی ہے۔ اور جن کے حق میں فرمایا ہے۔ فی وجوھھم من اثر السجود۔ ان میں آثار سجود اور عبودیت کے ضرور پائے جانے چاہئیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدوں میں خطا اور تخلف نہیں۔ سو اُن تمام علامات کا مومن میں پایا جانا۔ جن کا قرآن کریم میں مومنوں کی تعریف میں ذکر کیا گیا ہے ضروریات ایمان میں سے ہے اور مومنوں اور ایسے شخص میں فیصلہ کرنے کے لئے جس کا نام اس کی قوم کے علماء نے کافر رکھا۔ اور مفتری اور دجّال اور ملحد قرار دیا۔ یہی علامات **کامل محک** اور معیار ہیں۔ پس اگر کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کا نام کافر رکھے۔ اور اس سے مطمئن نہ ہو۔ کہ وہ شخص اپنے ایمان دار ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ اور اسلام کے تمام عقیدوں کا ماننے والا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے تمام فرائض اور حدود اور احکام کو فرائض اور حدود اور احکام سمجھتا ہے۔ اور حتی الوسع اُن پر عمل کرتا ہے تو پھر بالآخر طریق فیصلہ یہ ہے۔ کہ فریقین کو اُن علامات میں آزمایا جاوے۔ جو خداوند تعالیٰ نے مومن اور کافر میں فرق ظاہر کرنے کے لئے قرآن کریم میں ظاہر فرمائی ہے۔ تا جو شخص حقیقت میں خدائے تعالیٰ کے نزدیک مومن ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق تہمت کفر سے بری کرے۔ اور اُس میں اور اس کے غیر میں فرق کر کے دکھا دیوے۔ اور روز کا قصہ کوتاہ ہو جاوے۔ یہ بات ہر ایک غافل سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر یہ عاجز جیسا کہ میاں نذیر حسین اور اُس کے شاگرد بٹالوی کا خیال ہے۔ درحقیقت کافر اور دجّال اور مفتری اور مورد لعن اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ تو خدا تعالیٰ عند المقابلہ کوئی نشان (یا مذاروں کا اس عاجز کی تصدیق کے لئے ظاہر نہیں کرے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرد اور اپنے دین کے مخالفوں کے بارہ میں جو بے ایمان اور مردود ہیں۔ ایمانی علامات کے دکھانے سے ہرگز اپنی تائید ظاہر نہیں کرتا۔ اور کیونکر کرے۔ جبکہ وہ اس کو جانتا ہے۔ کہ وہ دشمن دین اور نعمت ایمان سے بے بہرہ ہیں سو جیسا کہ میاں نذیر حسین صاحب اور بٹالوی نے میری نسبت کفر اور بیدینی کا فتویٰ لکھا۔ اگر میں درحقیقت ایسا ہی کافر اور دجّال اور دشمن دین ہوں۔ تو خدا تعالیٰ اس مقابلہ میں ہرگز میری تائید نہیں کریگا۔ بلکہ اپنی تائیدوں سے مجھے بے بہرہ رکھکر ایسا رسوا کرے گا۔ کہ جیسا اتنے بڑے کذّاب کی سزا ہونی چاہیئے۔ اور اس صورت میں اہل اسلام میرے شر سے بچ جائیں گے اور تمام مسلمان میرے فتنہ سے امن میں آجائینگے۔ لیکن اگر کرشمہ قدرت یہ پیدا ہوا۔ کہ خود میاں نذیر حسین اور ان کی جماعت کے لوگ بٹالوی وغیرہ تائید کے نشانوں میں مخذول و مہجور رہے۔ اور تائید الٰہی میرے شامل حال ہوگئی۔ تو اس صورت میں بھی لوگوں پر حق کھل جائیگا۔ اور روز کے جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اب جاننا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں چار عظیم الشان آسمانی تائیدوں کا کامل متقیوں اور کامل مومنوں کے لئے وعدہ دیا ہے۔ اور وہی کامل مومن کے شناخت کے لئے کامل علامتیں ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

اوّل یہ کہ مومن کامل کو خدا تعالیٰ سے اکثر بشارتیں ملتی ہیں۔ یعنے بیش از وقوع خوشخبریاں جو اس کی مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات ہیں۔ اُس کو بتلائی جاتی ہیں۔ **دوم** یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے وسطے داروں سے متعلق ہوں۔ بلکہ جو کچھ دنیا میں قضاء و قدر نازل ہونیوالی ہے۔ یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہیں۔ اُن سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دیجاتی ہے۔ **سوم** یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دیجاتی ہے۔ **چہارم** یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں۔ ان چاروں علامتوں میں مومن کامل نسبتی طور پر دوسروں پر غالب رہتا ہے اور اگرچہ دائمی طور پر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ کہ ہمیشہ مومن کامل کو منجانب اللہ بشارتیں ہی ملتی رہیں یا ہمیشہ بلا تخلّف ہر ایک دعا اُس کی منظور ہی ہو جایا کرے اور نہ یہ کہ ہمیشہ ہر ایک حادثہ زمانہ سے اُس کو اطلاع دی جائے۔ اور نہ یہ کہ ہر وقت معارف قرآنی اُس پر کھلتے رہیں۔ لیکن غیر کے مقابلہ کے وقت ان چاروں علامتوں میں کثرت مومن ہی کی طرف رہتی ہے۔ اگرچہ ممکن ہے۔ کہ غیر کو بھی مثلاً جو مومن ناقص ہے۔ شاذ و نادر کے طور پر ان نعمتوں سے کچھ حصّہ دیا جائے۔ مگر (اعلیٰ) وارث ان نعمتوں کا مومن کامل ہی ہوتا ہے ہاں یہ سچ ہے۔ کہ مرتبہ کاملہ مومن کا بغیر مقابلہ کے ہر ایک بلید و غبی اور کوتاہ نظر پر کھل نہیں سکتا۔ لہذا نہایت صاف اور سہل طریق حقیقی اور کامل مومن کی شناخت کے لئے مقابلہ ہی ہے۔ کیونکہ اگرچہ یہ تمام علامات بطور خود بھی مومن کامل سے ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن یکطرفہ طور پر بعض دقتیں بھی ہیں۔ مثلاً بسا اوقات مومن کامل کی خدمت میں دعا کرانیکے لئے ایسے لوگ آجاتے ہیں۔ جن کی تقدیر میں قطعاً کامیابی نہیں ہوتی۔ اور قلم ازل مبرم طور پر ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے چلی ہوئی ہوتی ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ناکامی کی وجہ سے مومن کامل کے اس علامت قبولیت کو شناخت نہیں کر سکتے۔ بلکہ اور بھی شک میں پڑ جاتے ہیں۔ اور اپنے محروم رہنے کی وجہ سے مومن کامل کے کمالات قبولیت پر مطلع نہیں ہو سکتے۔ اور اگرچہ مومن کامل کا خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا درجہ اور مرتبہ ہوتا ہے۔ اور اس کی خاطر سے اور اس کے تضرع اور دعا سے بڑے بڑے پیچیدہ کام درست کئے جاتے ہیں۔ اور بعض ایسی تقدیریں جو تقدیر مبرم کے مشابہ ہوں بدلائی بھی جاتی ہیں۔ مگر جو تقدیر حقیقی اور واقعی طور پر مبرم ہے وہ مومن کامل کی دعاؤں سے ہرگز بدلائی نہیں جاتی۔ اگرچہ وہ مومن کامل نبی یا رسول کا ہی درجہ رکھتا ہو۔ غرض نسبتی طور پر مومن کامل ان چاروں علامتوں میں اپنے غیر سے بداہت ممیز ہوتا ہے۔ اگرچہ دائمی طور پر قادر اور کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس جب کہ یہ امر ثابت ہو چکا۔ کہ نسبتی طور پر حقیقی اور کامل مومن کو کثرت بشارات اور کثرت استجابت دعا اور کثرت انکشاف مغیبات اور کثرت انکشاف معارف قرآنی سے وافر حصہ ہے۔ تو مومن کامل اور اس کے غیر کے آزمانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریق نہ ہوگا۔ کہ بذریعہ مقابلہ ان دونوں کو جانچا اور پرکھا جاوے۔ یعنی اگر یہ امر لوگوں کی نظر میں مشتبہ ہو۔ کہ دو شخصوں میں کون عند اللہ مومن کامل اور کون اس درجہ سے گرا ہوا ہے تو انہیں چاروں علامتوں کے ساتھ مقابلہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ان چاروں علامتوں کو محک اور معیار ٹھہرا کر مقابلہ کے وقت دیکھا جائے۔ کہ اس معیار اور ترازو کی رو سے کون شخص پورا اترا ہے۔ اور کس کی حالت میں کمی اور نقصان ہے ۔

اب خلق اللہ گواہ رہے۔ کہ میں خالصاً للہ اور اظہاراً للحق اس مقابلہ کو بدل و جان منظور کرتا ہوں۔ اور مقابلہ کے جو صاحب میرے سامنے آنا چاہیں۔ ان میں سے سب سے اوّل نمبر میاں نذیر حسین دہلوی کا ہے۔ جنہوں نے پچاس سال سے زیادہ قرآن اور حدیث پڑھا کر پھر اپنے علم اور عمل کا یہ نمونہ دکھایا۔ کہ بلا تفتیش و تحقیق اس عاجز کے م

احمدی مشن

مسلمانوں کی ترقی کے اسباب

موجودہ زمانہ میں ہر ایک قوم اپنے قدم ترقی کی طرف اٹھا رہی ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان من حیث القوم تنزل کی طرف گر رہے ہیں۔ اور آنکھیں بند کئے ہوئے تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ اگر وہ اپنے آپ کو ذلت سے بچانا اور ترقی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ مندرجہ ذیل چند امور پر عملدرآمد کرنا شروع کر دیں۔ تا وہ بھی کسی قوم سے پیچھے نہ رہیں۔ اور ترقی کے معراج تک قدم مارتے ہوئے چلے جائیں۔

ان چند باتوں میں سے سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہم شریعت اسلامیہ پر کما حقہٗ عمل کریں اور طلب العلم فریضۃ علی الکل مسلم و مسلمۃ پر عمل کرتے ہوئے علم شریعت کو سیکھیں اور سکھائیں۔ تاکہ صحیح معنوں میں اسلام پر عمل کر سکیں۔ اگر ہم شریعت پر چلیں۔ اور اس پر پوری طرح سے عمل کریں۔ تو ہم خدا تعالیٰ کے فرمان اوفوا بعھدی اوف بعھدکم یعنی اگر تم میرے عہد کو پورا کرو گے۔ تو میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا کے مصداق بنکر خدا تعالیٰ کی رحمت کے جاذب ہو سکتے ہیں۔ آیت مندرجہ بالا کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر تم شریعت پر چل کر ارکان شریعت کو پورا کرتے رہے۔ تو میں بھی تم کو جہان میں مظفر و منصور کرونگا جیسا کہ صحابہ کرام کی حالت ہم کو بتاتی ہے۔ کہ وہ کس طرح دنیا میں مظفر و منصور ہوئے۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ کہ وہ شریعت پر پوری طرح سے گامزن تھے۔ اور اسلام کے لئے ہر وقت جان دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ ایک جنگ کے موقعہ پر مسلمان ۳۰۰ تھے۔ اور کفار ۶۰۰۰ تھے۔ اس وقت مسلمان فتحیاب ہوئے۔ اور کافروں کو شکست ہوئی۔ باوجودیکہ مسلمان اس قدر تھوڑے تھے۔ تب بھی انہوں نے فتح پائی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کو نصرت عنایت کی۔ اس لئے تمام مسلمان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اوفوا بعھدی اوف بعھدکم کے مصداق بنا کر خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بن جائیں۔

اور اسی طرح علم کا سیکھنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی الکل مسلم و مسلمۃ۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ علم کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ خواہ وہ مرد ہو یا عورت علم سیکھیں۔ اپنے آباؤ اجداد کے حالات کو پڑھیں۔ اور ان سے سبق حاصل کریں۔ کہ کس طرح انہوں نے ترقی کی۔ اگر ہم دیکھیں۔ کہ ہندو کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان میں ہماری نسبت علم زیادہ ہے۔ اور اپنے بچوں کو جھوٹی کہانیاں بنا کر جوش دلاتے ہیں۔ کہ فلاں نے یہ بہادری کا کام کیا۔ اور فلاں نے ایسا اچھا کام کیا۔ مسلمانوں کے لئے کیا ہی افسوسناک مقام ہے۔ کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے سچے واقعات کو بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اے میرے مسلمان بھائیو۔ علم سیکھو۔ اور اپنے آباء اجداد کے حالات کو پڑھ کر اپنے اندر ویسا ہی جوش ولولہ اور حمایت اسلام کا مادہ پیدا کرو۔ اور جہان میں اس وحدہٗ لاشریک خدا کا نام بلند کرو۔ کوئی گوشہ ایسا نہ چھوڑو۔ جہاں پر اسلام کی آواز نہ پہنچی ہو۔

دوئم تبلیغ ہے۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو سچا مومن بنا کر لوگوں کے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں۔ اور ہم سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو۔ جس سے کسی قسم کا ایمان پر دھبہ پڑے۔ تبلیغ کرنے سے ایک تو جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ترقی ہوتی ہے۔ دوسرے ہماری طاقت زیادہ ہوگی۔ جماعت میں ترقی ہونے کی وجہ سے ہمارا رعب دنیا میں پھیل جائیگا۔ اور ہم اس رعب سے فائدہ اٹھا کر آسانی سے ترقی کر سکتے ہیں۔ خصوصاً آج کل جبکہ جمہوری طرز پر حکومتیں قائم ہو رہی ہیں۔ جہاں پر اکثریت کی حکومت ہوتی ہے ؛

سوئم تنظیم ہے۔ اگر آج تمام مسلمان آپس میں منظم ہو جائیں۔ اور ایک لیڈر کے پیرو ہو جائیں۔ تو ہم سے کسی قوم کو مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عیسائی آج کل تمام دنیا پر حکمران ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ایک منظم قوم ہے۔ اے مسلمانوں یاد رکھو کہ ہم کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ ہم ایک منظم جماعت بنکر دنیا کی تمام قوموں کا مقابلہ کریں۔ اور ان کو نیچا دکھا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہونے پر مجبور کر دیں۔

چہارم تجارت ہے۔ تجارت ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے ہم آسانی سے ترقی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مال میں ترقی ہوتی ہے اور ترقی مال کی وجہ سے ہم ہر قسم کے کاروبار پر اپنا خاطر خواہ تسلط کر سکتے ہیں۔ اور واقفیت عام ہونے کی وجہ سے تبلیغ بھی خوب کر سکتے ہیں۔ پہلے مسلمان تجارت کرتے تھے۔ تجارت سے ان کو تبلیغ کرنے میں آسانی ہوتی تھی۔ آج کل عیسائی ہندوستان پر تجارت ہی کی وجہ سے حکومت کر رہے ہیں۔ جب وہ ہندوستان میں آئے۔ تو انہوں نے پہلے تجارت شروع کی۔ اور آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے ہندوستان کی حکومت حاصل کر لی۔ پس مسلمان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ تجارت میں حصہ لیں۔ اور اپنے مال میں ترقی کریں۔ تجارت ایک پیشہ ہے جس کو ہمارے آقا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اختیار کیا تھا۔ آج کل تمام مسلمان ہندوؤں کے مقروض ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ وہ تجارت میں مسلمانوں سے آگے ہیں۔ اور ہر ایک چیز کی تجارت انکے ہاتھ میں ہے ؛

پنجم۔ ترقی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے دلوں میں شجاعت اور بہادری کو کوٹ کر بھر دیں۔ اور یہ اس طرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہم قسم قسم کے فنون جنگ کی طرف توجہ کریں۔ اور دلیری کا مادہ پیدا کریں۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے۔ کہ لاٹھی۔ تلوار اور گتکا وغیرہ کی مشق کرے۔ غرضیکہ جنگ کے ہر ایک فن کو اچھی طرح سے سیکھے۔ اور اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فلاں وقت اس طرح حملہ کریں۔ تو کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ اور فلاں وقت اس طرح حملہ کریں۔ تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مسلمان کبھی پہلے حملہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اندفاع کے طور پر اپنے ہتھیار کو استعمال کرتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہو۔ کہ کس طرح ہم نقصان اٹھانے سے محفوظ رہ سکتے ہیں ؛

ششم مسلم پریس کا مضبوط کرنا۔ اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی اخبار کسی مسلمان اخبار کے خلاف کسی قسم کی کوئی بات شائع نہ کیا کریں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جتنے اخبارات ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے دست و گریبان رہتے ہیں۔ جیسے زمیندار۔ انقلاب کے خلاف اور ہمدرد زمیندار کے برخلاف لکھتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس ہم ہندو اخبارات کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ایک دوسرے کے خلاف نہیں لکھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ترقی کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ جبکہ مسلمان تنزل کی طرف گامزن ہیں۔ تمام مسلمان اخبارات کو چاہیئے۔ کہ کبھی ایک دوسرے کے خلاف کسی قسم کی کوئی بات نہ لکھا کریں۔ کیونکہ جب وہ ایک دوسرے کے خلاف لکھ رہے ہوتے ہیں۔ تو ہندو اخبارات والوں کو موقعہ مل جاتا ہے۔ وہ ان کی اس خانہ جنگی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ؛

سب سے آخری مگر سب سے ضروری امر یہ ہے کہ مسلمان اس زمانہ کے مامور کے ساتھ ہو جائیں۔ جب تک وہ اللہ کی آواز کو قبول نہ کرینگے۔ تب تک وہ تنزل کے گڑھے سے نہیں نکل سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے مامور کو اسی غرض کے لئے بھیجا ہے۔ تا مسلمانوں کو ان کی روحانی و دنیاوی کمزوریوں سے نجات بخشے۔ نمونہ کے طور پر مسلمانوں کو ہماری چھوٹی سی مگر منظم احمدی جماعت پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ کس طرح دشمن ان کے نام سے کانپتے ہیں۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی قومیں بھی اس جماعت کی ترقی سے خائف رہتی ہیں۔ مسلمانوں کے سامنے یہود کی مثال موجود ہے۔ کہ انہوں نے اپنے وقت کے مامور کا انکار کیا۔ اور آج تک وہ ذلت کے گڑھے میں چلے آتے ہیں۔ اور انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ وہ ایک منظم جماعت میں شامل نہ ہو جائیں۔ اور دنیا میں مذہبی جماعتوں میں سے صرف **جماعت احمدیہ** ہی منظم جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اللہ کے مامور کو قبول کر کے اس پاک جماعت میں داخل ہو جائیں۔ اور ہر ایک ایسی قوم کا مقابلہ کریں۔ جو اسلام کے خلاف سازش کرتی ہے۔ اور اس کے تباہ کرنے کی فکر میں رہتی ہے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سچائی قبول کرنے کی توفیق عنایت کرے۔ اور ہر ایک قسم کے دشمنوں کے شر سے بچائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(ملک صلاح الدین مونگھیری جماعت ششم مدرسہ احمدیہ قادیان)

چھوت کا بھوت

اگر آپ ہندوستان میں عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی ہمسایہ قوم سے عہدہ برآ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو آپ اس مختصر سے مندرجہ عنوان رسالہ کو دفتر فاروق قادیان سے ۳ر کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر فوراً منگالیں۔ خود مطالعہ کریں۔ دوسرے مسلمانوں کو پڑھائیں۔ کثرت سے اسکی اشاعت تمام مسلمانوں میں کریں۔ پھر اس پر عمل پیرا ہو کر دیکھیں۔ کہ کتنی ترقی ہوتی ہے۔ انشاء اللہ

مینجر فاروق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ابا سر محمد علی اظہر قادیان)

(بسلسلہ گذشتہ)

جھوٹ ۱۴ مرزا صاحب "مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کوئی خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا" ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹۔

ابو عبیدہ۔ حضرات غور کیجئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی کیا وہی شخصیت نہیں۔ جسے عیسائی یسوع کہتے ہیں۔ کیا نام بدل دینے سے شخصیت بھی بدل جاتی ہے۔ سبحان اللہ یہ عقیدہ بھی جھوٹ محض کا اظہار ہے۔ اور اس کا جھوٹ ہونا بھی خود ہی تسلیم کرتے ہیں۔ گو اُن کی اُمت نہ کرے" چشمہ معرفت صفحہ ۲۱۸ پر ہے۔ "اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم ہی کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم الی آخرہ"

اظہر:۔ افسوس ہے آپ کو صفحہ ۹ پر یہ جملہ تو نظر آگیا مگر صفحہ ۱۳ پر سے یہ عبارت نظر نہ آئی" یاد رہے۔ کہ یہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا۔ کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئینگے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں" آپ بتائیں قرآن شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کی یہی صفات بیان کی گئی ہیں؟ نہیں بلکہ انی عبد اللہ و اجعلنی نبیاً۔ مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ و مبشراً برسولٍ یأتی من بعدی اسمہ احمد کے کلمے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ مسلمہ اصول ہے۔ کہ صفت اپنے موصوف سے جدا نہیں ہوتی۔ پس جن صفات کا موصوف یسوع کو بیان کیا گیا ہے۔ ان صفات کا موصوف عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن شریف میں بیان نہیں کیا گیا۔ لہذا ہر دو موصوف علیحدہ علیحدہ ہیں۔ آپ کے کہنے سے ایک نہیں ہو سکتے۔ اس مسلمہ اصول کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ بالا الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جن پر آپ کو اعتراض ہے ؛

اس اصول پر عمل کرنے کے واسطے خود عیسائی صاحبان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اعلان فرمایا ہے۔ دیکھو نور القرآن ۲ ٹائیٹل صفحہ ۲ "ناظرین کے لئے ضروری اطلاع"

ہم اس بات کو افسوس سے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایسے شخص کے مقابل پر یہ نمبر نور القرآن کا جاری ہوا ہے جس نے بجائے مہذبانہ کلام کے ہمارے سید و مولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت گالیوں سے کام لیا ہے۔ اور اپنی ذاتی خباثت سے اس امام الطیبین اور سید المطہرین پر سراسر افترا سے ایسی تہمتیں لگائی ہیں۔ کہ ایک پاک دل انسان کا ان کے سننے سے بدن کانپ جاتا ہے۔ لہذا محض ایسے یاوہ گو لوگوں کے علاج کے لئے جواب ترکی بہ ترکی دینا پڑا۔ ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے۔ اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے۔ اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے۔ اپنی نجات کے لئے ہمارے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لائے تھے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم وہ بھی تھے۔ پس ہم ان کی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے جو ایک ایسا یسوع پیش کیا ہے۔ جو خدائی کے دعوی کرتا تھا۔ اور بجز اپنے نفس کے تمام اوّلین و آخرین کو لعنتی سمجھتا تھا۔ یعنی ان بدکاریوں کا ترکب خیال کرتا تھا۔ جن کی سزا لعنت ہے۔ ایسے شخص کو ہم بھی رحمتِ الٰہی سے بے نصیب سمجھتے ہیں۔ قرآن نے ہمیں اس گستاخ اور بدزبان یسوع کی خبر نہیں دی۔ اس شخص کے چال چلن پر ہمیں نہایت حیرت ہے۔ جس نے خدا پر مرنا جائز رکھا اور آپ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور ایسے پاکوں کو جو ہزارہا درجہ اس سے بہتر تھے گالیاں دیں۔ سو ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا۔ جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔ اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سنکر اختیار کیا ہے۔ بعض نادان مولوی جن کو اندھے اور نابینا کہنا چاہیئے۔ عیسائیوں کو معذور رکھتے ہیں۔ کہ وہ بیچارے کچھ بھی منہ سے نہیں بولتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بے ادبی نہیں کرتے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ پادری صاحبان تحقیر۔ توہین اور گالیاں دینے میں اوّل نمبر پر ہیں۔ ہمارے پاس ایسے پادریوں کی کتابوں کا ایک ذخیرہ ہے۔ جنہوں نے اپنی عبارت کو صدہا گالیوں سے بھر دیا ہے۔ جس مولوی کی خواہش ہو۔ وہ آکر دیکھ لیوے۔ اور یاد رہے۔ کہ آئندہ جو پادری صاحب گالی دینے کے طریق کو چھوڑ کر ادب سے کلام کرینگے۔ ہم بھی ان کے ساتھ ادب سے پیش آئینگے۔ اب تو وہ اپنے یسوع پر آپ حملہ کر رہے ہیں۔ کہ کسی سب و شتم سے باز ہی نہیں آتے۔ ہم سنتے سنتے تھک گئے۔ اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی دے۔ تو کیا اس مظلوم کا حق نہیں کہ اس کے باپ کو بھی گالی دے۔ اور ہم نے جو کچھ کہا واقعی کہا۔ و انما الاعمال بالنیات"

(خاکسار غلام احمد ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ء)

اس اعلان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یسوع اور عیسیٰ ابن مریم میں کیا تمیز کی گئی ہے۔ اور اس تمیز کے لئے کیا مجبوری پیش آگئی تھی۔ اور یہ بھی کہ یہ گالی کا جواب گالی سے نہیں۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار ہے یعنی عیسائیوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ اور جو عیب آپ میں ثابت نہیں۔ وہ آپ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یسوع کے جو حالات عیسائیوں نے بیان کئے ہیں۔ انہی کو واضح طور پر پیش کیا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ منسوب نہیں کیا۔ مگر چشمہ معرفت سے جو حوالہ آپ نے پیش کیا ہے۔ اس کا ضمیمہ انجام آتھم کے حوالہ سے کچھ تعلق نہیں۔ کیونکہ کتاب چشمہ معرفت" آریہ صاحبان کے اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ اور انجام آتھم عیسائیوں کے مقابلہ پر۔ دونو کتابیں دو مختلف قوموں کے مقابلہ پر لکھی گئی ہیں۔ یسوع کا جو مفہوم عیسائی صاحبان کے مقابلہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ وہی مفہوم آریہ صاحبان کے مقابلہ پر مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ چونکہ آریہ معترض نے اپنے اعتراض میں یہی نام پیش کیا تھا۔ جیسا کہ چشمہ معرفت صفحہ ۲۱۷ کی مندرجہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے "مریم کیونکر روح القدس سے حاملہ ہوگئی۔ اور کیونکر صرف مریم سے یسوع پیدا ہوگیا" اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے جواب میں اسی نام کو برقرار رکھا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یسوع کے نام سے کوئی پرخاش نہیں۔ بلکہ جیسا کہ حضورؑ نے اپنے اعلان میں واضح فرمایا ہے۔ عیسائی صاحبان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بڑھتی ہوئی گستاخیوں کے جواب میں یہ روش اختیار کرنی پڑی ہے۔ لہذا ان دونو حوالوں میں تضاد کوئی نہیں۔ وہ اپنے اپنے موقعہ پر درست ہیں ہاں آپ کے ان دونو حوالوں کو یکجا پیش کرکے ان میں تضاد ثابت کرنے کی کوشش سے آپ کی بدتمیزی اور بے جا بغض و عناد (جو منکرین انبیاء علیہم کا خاصہ ہے) کا اظہار ہوتا ہے ؛

جھوٹ ۱۸ مرزا صاحب "حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے" (کشتی نوح صفحہ ۶۵) ابو عبیدہ! شراب نجس العین ہے۔ کوئی آدمی شراب پینے والا نبی نہیں ہوسکتا۔ قرآن اور حدیث سے ثبوت دو گے۔ تو مبلغ ۵ روپے انعام ملیگا۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ کہ انجیل کی رُو سے شراب حلال تھی۔ جو آدمی مقابلہ پر اس نجس العین کا حلال ہونا ثابت کردے ۵ روپے مزید انعام لے"

اظہر:۔ میاں ابو عبیدہ صاحب! آپ نے تو صرف انتہای سرے کو لیا ہے۔ کہ شراب پینے والا نبی نہیں ہوسکتا۔ مگر میرا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ شراب پینے والا مومن بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ "رجس" من عمل الشیطان فاجتنبوہ ۵/۹۲ ۔ لیکن کب مومن نہیں ہوسکتا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حکم اجتناب نازل ہونے کے بعد جب مومن کو یہ علم ہوگیا۔ کہ یہ عمل شیطان ہے۔ پھر مومن سے یہ عمل نہیں ہوسکتا۔ اس حکم کے نزول سے پہلے مومن شراب پیتے تھے۔ اور مومن ہی تھے۔ قرآن شریف سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ۴/۴۳ ۔ یعنی اے مومنو نشہ کی حالت میں نماز کے نزدیک نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ جب نشہ اتر جائے۔ اور تم یہ جان سکو۔ کہ کیا کہہ رہے ہو (۲) یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ۵/۹۲ ۔ اے مومنو! شراب اور جوا اور بت اور تیر کے پانسے ناپاک شیطانی عملوں میں سے ہیں۔ پس اس سے بچو۔ تاکہ تم فلاح حاصل کرو۔ شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے عداوت اور بغض ڈال دے۔ اور تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ پس کیا تم باز رہنے والے ہو۔ ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مومن شراب پیا کرتے تھے۔ اور مومن ہی تھے ؛

ہاں جب شراب سے اجتناب کا حکم نازل ہوا۔ تو انہوں نے اپنے ایمان کا پورا پورا نمونہ دکھایا۔ چنانچہ مسند احمد حنبل اور ابن جریر کی روایات سے ماخوذ ہے۔ کہ "حضرت انسؓ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں سے تھے۔ اور مدینہ کے رہنے والے تھے بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن ابو طلحہؓ کے مکان پر مجلس شراب لگی ہوئی تھی۔ بہت سے دوست جمع تھے اور میں شراب پلا رہا تھا۔ دوپہر دو دور چل رہا تھا۔ اور نشہ کی آمد کی وجہ سے ان کے سر جھکنے لگے تھے کہ اتنے میں گلی میں کسی نے آواز دی۔ کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا اٹھکر دریافت کرو۔ کہ یہ بات درست بھی ہے کہ نہیں۔ مگر بعض دوسروں نے کہا۔ کہ نہیں پہلے شراب بہادو۔ پھر دیکھا جائیگا۔ اور مجھے حکم دیا۔ کہ میں شراب کا برتن توڑ کر شراب بہادوں۔ چنانچہ میں نے ایک سوٹا مار کر وہ گھڑا جس میں شراب تھی توڑ دیا۔ اور اس کے بعد وہ لوگ کبھی شراب کے نزدیک نہیں گئے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ صحابہ شراب کثرت سے پیا کرتے تھے۔ لیکن آیت اجتناب کے بعد یک قلم چھوڑ دی۔ یہ واقعہ ۳ھ ہجری کا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ کئی سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو شراب پینے سے نہیں روکا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر اجتناب نازل ہوا۔ تب روکا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے اور آپ کی شریعت کامل شریعت اور کافۃ للناس ہونے والی تھی۔ اور اس میں شراب سے اجتناب کا حکم بھی نازل ہونے والا تھا۔ اس لئے حکمت الٰہی نے آپ کو محفوظ رکھا۔ اور مومنوں کے لئے اپنے وقت پر جو حکمت الٰہی کے ماتحت مقدر تھا حکم اجتناب نازل کردیا۔ مگر پہلے انبیاء کے زمانوں میں حکمت الٰہی نے اس سے اجتناب ضروری نہیں سمجھا۔ ان کے لئے شراب حلال رہی۔ اس لئے انبیاء بھی پیتے رہے۔ اور انہیں بھی۔ بائیبل میں اس کے ثبوت موجود ہیں۔ نمونہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طور پر چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

---

(۱) پیدائش ۲۷/۲۸ میں حضرت اسحاقؑ اپنے بیٹے یعقوب کو برکت دیتے ہوئے دعا کرتے ہیں "خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکنائی۔ اور اناج اور مے کی زیادتی تجھے بخشے۔ (۲) حضرت ہارون سے خدا تعالیٰ کا وعدہ گنتی ۱۸/۱۲-۱۱۔ بنی اسرائیل کے ہدیئے کی اٹھائی ہوئی قربانی ان کی سب ہلائی ہوئی قربانیوں سمیت تجھے۔ اور تیرے بیٹوں اور تیری بیٹیوں کو تجھ سمیت ہمیشہ کے قانون کے طور پر دیں۔ جو کوئی تیرے گھر میں پاک ہو۔ سو اسے کھائے۔ سب اچھے سے اچھا تیل۔ اور اچھی سے اچھی مے اور گیہوں ان چیزوں کے پہلے پھل جنہیں وہ خداوند کو گزرانتے ہیں۔ میں نے تجھ کو دیئے" ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ شراب پاکیزہ سمجھ کر خداوند کے لئے بطور قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ اور خداوند تعالیٰ نے حضرت ہارونؑ سے فرمایا ہے کہ تو اور تیرے گھر کے پاک لوگ اسے استعمال کریں۔ اور ان سب چڑھاوؤں کو میرے نام سے تم لیا کرو"۔

---

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ استثنا ۷/۱۳-۱۲۔ سو اگر تم ان حکموں کو سنو گے۔ اور اور یاد رکھو گے۔ اور ان پر عمل کرو گے۔ تو خداوند تیرا خدا اس عہد اور رحمت کو جس کی بابت اس نے تیرے باپ دادوں سے قسم کھائی ہے۔ تیرے لئے یاد رکھیگا۔ اور تجھے پیار کریگا۔ اور تجھے برکت بخشیگا اور تجھے زیادہ کریگا۔ اور تیرے رحم کے پھل اور تیری زمین کے پھل میں تیرے غلے اور تیری مے اور تیرے تیل اور تیری گائیوں کی بڑھتی اور تیری بھیڑوں کے گلوں میں اس زمین پر جس کی بابت اس نے تیرے باپ دادوں سے قسم کھا کر کہا۔ کہ تجھ کو دونگا۔ برکت بخشیگا۔ خدا تعالیٰ نے یہاں انعامات گنائے ہیں۔ جن میں برکت بخشنے کا وعدہ فرمایا ہے (۴) چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی شریعت موسوی کے پیرو تھے جیسا کہ متی ۵/۱۷ میں مذکور ہے۔ کہ "یہ نہ سمجھو۔ کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں۔ بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" لہذا مسیح علیہ السلام کے اعتقاد میں بھی شراب حلال تھی۔ اور وہ اسے پیتے تھے۔

---

(۵) یسوع کا پہلا معجزہ یوحنا ۲/۱۱-۱۔ پھر تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی۔ اور یسوع کی ماں وہاں تھی۔ اور یسوع اور اس کے شاگردوں کو بھی اس شادی میں دعوت دی تھی۔ اور جب مے ہو چکی یسوع کی ماں نے اس سے کہا۔ کہ ان کے پاس مے نہیں رہی۔ یسوع نے اس سے کہا۔ اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے۔ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔ اس کی ماں نے خادموں سے کہا۔ جو کچھ یہ تم سے کہے۔ وہ کرو۔ وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور کے موافق پتھر کے چھ مٹکے رکھے تھے۔ اور ان میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی۔ یسوع نے ان سے کہا۔ مٹکوں میں پانی بھر دو۔ پس انہوں نے ان کو لبالب بھر دیا۔ پھر اس نے ان سے کہا۔ کہ اب نکال کر میر مجلس کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ لے گئے۔ جب میر مجلس نے وہ پانی چکھا جو مے بن گیا تھا۔ اور نہ جانتا تھا۔ کہ یہ کہاں سے آئی ہے۔ (مگر خادم جنہوں نے پانی نکالا تھا جانتے تھے) تو میر مجلس نے دولھا کو بلا کر اس سے کہا۔ ہر شخص پہلے اچھی مے پیش کرتا ہے۔ اور ناقص اس وقت جب پی کر چھک گئے۔ مگر تو نے اچھی مے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔ یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانائے گلیل میں دکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا۔ اور اس کے شاگرد اس پر ایمان لائے"۔

اس عبارت سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ (ا) درس ۱ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں شادی اور دعوت کے موقعہ پر شراب پینے کے واسطے دی جاتی تھی۔ (ب) چونکہ شادی اور دعوت کے موقعہ پر اچھی اچھی چیزیں مہمانوں کے کھانے پینے کے واسطے مہیا کی جاتی ہیں۔ اور ان کے ہاں شراب اہتمام سے مہیا کی جایا کرتی تھی۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ بنی اسرائیل میں شراب ایک اچھی پینے کی شے سمجھی جاتی تھی۔ اور عام طور پر اسے شوق سے پیا جاتا تھا (ج) درس ۳ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع کی ماں کی یہ خواہش تھی۔ کہ شراب مہیا کرنے کا انتظام یسوع کرے۔ (د) انہی درسوں سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ یسوع کو شراب سے نفرت نہ تھی۔ بلکہ وہ خود بھی استعمال کرتا تھا۔ کیونکہ جسے کسی چیز کی نفرت ہو۔ اس کے مہیا کرنے کی سفارش اس سے نہیں کی جاتی۔ یہ تہذیب اور دانشمندی کے خلاف ہے۔ خصوصاً ماں جو بیٹے کے حالات سے واقف ہے۔ وہ سفارش کرے (ہ) درس نمبر ۴ میں "ابھی میرا وقت نہیں آیا" جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ابھی میرے جلال کے ظاہر ہونے کا وقت نہیں۔ جیسا درس ۱۱ سے بھی ظاہر ہوتا ہے) کے کلمات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع نے اپنی ماں کے سامنے پہلے بھی کئی دفعہ پانی کی شراب بنا کر دکھائی ہے۔ اور گھر میں استعمال ہوئی ہے اسی لئے ماں نے اس مشکل کے موقعہ پر شراب بنانے کی سفارش کی ہے۔ لیکن لوگوں کے سامنے چونکہ ابھی یہ معجزہ نہیں دکھایا گیا۔ اور یسوع کے خیال میں ابھی اس معجزہ کے دکھانے کا وقت نہیں آیا۔ اس لئے اس نے اپنی ماں کو یہ جواب دیا ہے۔ ورنہ ماں کے کلمات کا یہ جواب نہیں ہے۔ کہ اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ابھی میرا وقت نہیں آیا۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان بن جاتا ہے (و) مگر چونکہ ماں اس راز سے واقف تھی۔ اور درس ۱ کے ان الفاظ سے کہ "یسوع کی ماں وہاں تھی" معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کی ماں کا انتظام میں دخل تھا۔ اس کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ اس کی دعوت تھی۔ اور پھر ماں کا یسوع کو مے کے متعلق کہنا بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ ماں کے ہاتھ میں انتظام تھا۔ اور وہ شادی اس کے نہایت ہی قریبی رشتہ داروں کے ہاں تھی۔ اس لئے یسوع کی ماں کو مے کے ختم ہو جانے سے ایک قلق تھا۔ اور وہ فوری انتظام چاہتی تھی۔ اسے اپنے بیٹے پر بھروسہ تھا۔ اسی لئے ایسا سخت جواب سن کر بھی اس نے پرواہ نہیں کی۔ اور یہ امید رکھتے ہوئے کہ حسب دستور یہ جلدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب بنا دیگا۔ محض پانی کے تیار ہونے کی دیر ہے۔ اس نے خادموں کو کہدیا۔ کہ جو یہ تم سے کہے۔ وہ کرو۔ دیکھو درس ۸۔ ورنہ خادموں کے ذریعہ سے بازار سے منگوانے کی تکرار کرتی۔ (ز) درس ۷ و ۸ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع نے آخرکار کی بات مان لی۔ اور فوراً پانی بھروا کر اس کی شراب بنادی۔ (ح) درس ۱۱ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا پہلا معجزہ تھا۔ جو لوگوں کے سامنے ظاہر ہوا۔ پس جس نے پہلا معجزہ ہی شراب بنانے کا ظاہر کیا۔ خود اندازہ کرلو۔ کہ اسے شراب سے کس قدر تعلق تھا۔

---

(۶) یسوع کے شراب پینے کے آخری دن لوقا ۲۲/۱۷-۱۸ پھر اس نے پیالہ لے کر شکر کیا۔ اور کہا۔ کہ اس کو لیں میں بانٹ لو۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ انگور کا شیرہ اب سے ہرگز نہ پیوں گا۔ جب تک خدا کی بادشاہت نہ آئے۔ متی فارسی ۲۶/۲۹۔ لیکن بدرستیکہ بشما میگویم۔ کہ بعد ازیں دختر رز را نخواہم نوشید۔ تا آں روز کہ در ملکوت پدر خود با شما بیاشامم۔ ان ہر دو رسول سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس اقرار سے قبل آپ شراب پیتے رہے ہیں۔ اسی لئے "اب سے" اور "بعد ازیں" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

(۷) لوقا ۷/۳۳-۳۴۔ کیونکہ یوحنا بپتسمہ دینے والا نہ تو روٹی کھاتا ہوا آیا نہ مے پیتا ہوا۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ اس پر بد روح ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا ہوا آیا۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی۔ اور فارسی انجیل میں یوں ہے۔ زیرا کہ یحییٰ غسل دہندہ آمدہ است کہ نہ نان مے خورد نہ شراب مے آشامد۔ شما گوئید کہ دیو دارد۔ و فرزند انسان کہ آمد است خورندہ و آشامندہ گویند مرد اکول و مے پرست۔

ان دونو رسول سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ روٹی کے ساتھ پانی کی بجائے شراب پینے کا ہی دستور تھا۔ اور دوسری یہ کہ یسوع اس قدر کثرت سے شراب پیتا تھا۔ کہ لوگوں نے اس کا نام شرابی اور مے پرست رکھ لیا تھا۔ اور یسوع خود اقرار کرتا ہے۔ کہ مجھے تم اس

(باقی آئندہ)

یہودی مشن

امرتسری بوالہوس کی ہیرا پھیری

مشہور مقولہ ہے۔ کہ چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے۔ اس وقت بعینہٖ یہی مثال امرتسری ابوالہوس پر صادق آتی ہے۔ ایڈیٹر "تعدل" گجرانوالہ نے کسی اختلافی مضمون کے متعلق امرتسری بدلگام کو جو لگام دی۔ تو اس کا جواب باصواب دینے کی بجائے اپنے اخبار اہلحدیث کے لیڈنگ آرٹیکل کو بسم اللہ الرحمٰن سے شروع کیا۔ اور اس کی سرخی بھی نہایت مہذبانہ یہ لکھی "کھسیانی بلی کھنبا نوچے" ناظرین ذرا شنائی طبع آزمائی کی داد دیں کہ کس طرح بسم اللہ اور اس سرخی کے انجوڑ جوڑ کو کیسا موزونیت سے جوڑا ہے۔ خیر یہ کوئی نئی بات نہیں۔ جو لوگ شنائی ہرزہ درائی اور اس کی ابتدائی و انتہائی کلام کی دلربائی سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ ان کو امرتسری نافرجام کی اس بے ہودگی پر زیادہ اچنبا نہ معلوم دیگا۔

خیر ہم کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کہ کسی سے سیاہ کرائے یا سفید "التعدل" کے جواب سے عہدہ برآ نہ ہو سکنے کی وجہ سے کھسیانی بلی کی طرح اپنے اس آرٹیکل میں ایک طرف ہم قادیانیوں کی طرف ہمارا نہ دولتی پچھاڑی ہے۔ دوسری طرف اپنے محترم بزرگ گرگ مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی کیطرف معشوقانہ انداز میں چٹمک فرمائی ہے۔ چنانچہ "التعدل" کا سارا آرٹیکل لکھکر یوں رقمطراز ہے:۔

"دیکھا کیسی مزیدار لفاظی ہے۔ واللہ ہم تو اس عبارت میں مکرم دوست مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی کی بو باس پاتے ہیں" (اہلحدیث)

کیوں نہ ہو۔ آخر ابوالوفا ٹھہرے۔ اپنے دیرینہ دوست مرتضیٰ حسن کی بو باس کو امرتسری پری رخ نہیں بھولا۔ اور نہایت حسرت بھرے الفاظ میں اپنی کسی وقت کی پرانی یاد کو پھر تازہ کیا ہے۔ بہرحال "التعدل" کے قریباً چار پانچ کالموں کے مضمون کا صرف یہی جواب ہے۔ جو مرتضیٰ حسن کی بو باس سے پورا کیا گیا ہے۔

آگے چلکر ہم قادیانیوں کے نمک کا حق ادا کرنے کی سوجھی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"اللہ رے قادیان! تجھ میں کیا جادو ہے۔ کہ تو اپنوں کو تو مکمل مجنون بنا دیتی ہے۔ خام طبیعت مخالفوں کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے۔ کہ وہ بھی تیری طرح محض لفاظی سے غلبہ پانا چاہتے ہیں۔ جیسے التعدل پارٹی گوجرانوالہ"

اس کے آگے "عیسائیوں پر قادیان کا اثر" کی بغلی سرخی دیکر فرماتے ہیں:۔

"مرزا صاحب قادیانی کو عیسائیوں سے ایک خاص تعلق ہے۔ کیونکہ وہ انہی کے لئے مسیح ہو کر مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ باوجود انکار اور مخالفت شدیدہ کے عیسائی قوم گو دین میں مرزا صاحب سے مستفیض نہیں ہوئی۔ لیکن طرز کلام میں ضرور مستفیض ہوئی ہے۔ کیونکہ قادیانیوں کی عادت ہے۔ کہ مباحثہ اور مکالمہ میں ہمیشہ شکست کھاتے ہیں۔ لیکن کہتے یہی ہیں۔

ہم نے مخالف کا منہ بند کر دیا۔ اس کے ہونٹ خشک ہو گئے۔ پانی پر پانی پیتا تھا۔ ادھر ادھر تاکتا تھا۔ کوئی اس کی مدد نہ کر سکتا تھا۔ ہمارا اثر بہت اچھا رہا۔ نتیجہ یہ ایک سو پندرہ آدمی داخل بیعت ہوئے۔ جل جلالہ۔ حرام ہے۔ کہ کسی سوال یا جواب کا ذکر بھی کریں۔ بلکہ محض لفاظی سے اپنے حلقہ میں اثر پہنچایا کرتے ہیں" (اہلحدیث ۱۹ مئی ۳۳ء صفحہ ۵)

ناظرین یہ ہے جواب التعدل گجرانوالہ کے مضمون کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسی قسم کے جواب کے لئے نکتہ سنجان سلف فرما گئے ہیں۔ کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان بھلا کوئی جوڑ کوئی تعلق اشارۃً یا کنایۃً یا استعارۃً ہی ہیں کوئی عقل والا بتلاوے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ فاتح قادیان اپنے بٹالوی روحانی باپ کی آخری کڑی منزلوں کے طے کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ اور بوجہ سنڑی بہنڑی عارضہ میں مبتلا ہونے کے ان کو اس قدر کثرت اور زور سے ذہول ہوتا ہے۔ کہ نہیں جانتا کہ مجھے کیا کہنا چاہیئے تھا اور کیا کہہ رہا ہوں۔ بھلا کہاں اہل السنت والجماعت کا مضمون۔ کہاں قادیانی اور کہاں عیسائیوں کی مثال۔

خیر ہمارے حصہ میں تو شکست خوری کی عادت آئی ہے۔ کہ ہم ہمیشہ شکست کھاتے رہیں۔ پھر ہم کہتے رہیں۔ کہ ہم نے مخالف کا منہ بند کر دیا۔ اس کے متعلق میں اپنے انعام خور امرت سری کو انتباہ عرض کرتا ہوں۔ کہ جناب والا! ذرا مجھ سے بھی آنکھ ملایئے۔ میرے انعامی چیلنج کی منظوری اور پھر اس سے جناب والا جیسے فاتح قادیان کی فراری پر بمشکل ایک سال گذرا ہے۔ جناب عالی نے حضرت قاتل خوزیز کی وفات پر حسب معمول ایک بڑھائی تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائیگا۔ سو مرزا صاحب میری زندگی میں فوت ہو گئے۔ الملخص ؛

اس کے ثبوت کے لئے میں نے جناب والا کی خدمت میں ایک صد روپیہ کا تر اور مرغن نوالہ بطور ہدیہ تشکر پیش کیا تھا۔ پھر ہوتے ہوتے وہ مرغن نوالہ ایک سو سے تین سو روپیہ تک تر ہو گیا۔ مگر خدا کی شان۔ جوں جوں نوالہ تر ہوتا گیا۔ توں توں جناب والا کے ہونٹ خشک ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ آپ فروری مارچ ۳۳ء میں آکر روحاً اور جسماً ہی خشک ہو گئے۔ اور اپنی خیر اسی میں سمجھی۔ کہ زندہ درگور ہو گئے کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ ذرا ہوش کر کے جواب دینا۔ ورنہ وہ داروئے ہوش بلاؤں گا۔ کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائیگا۔ تمہاری اس فراری پر اور تو اور چرنجی لال پریم ایڈیٹر آریہ مسافر جیسے حریف احمدیت بھی میرے سامنے پکار اٹھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ اس چیلنج میں بہت بری طرح ان کھا گئے۔ اگر یقین نہ آئے۔ تو تین پیسے کا کارڈ اس کو لکھکر اس شہادت کی شہادت منگالو ؛

تم ہی بتلاؤ۔ کہ اس چیلنج کے تسلیم کرنے میں تمہاری کون سی شرط تھی۔ جو میں نے نہ مانی۔ اور میرا چیلنج بغیر کسی شرط اور پابندی کے تھا۔

تم نے خود ہی فیصلہ لدھانہ کی طرف ہمیں بلایا میں نے من وعن منظور کر لیا۔ پھر تم نے خود ہمارے خلیفہ صاحب کو منصف تجویز کیا۔ میں نے وہ بھی منظور کر لیا۔ پھر تم نے خود ہی اپنی پیمان شکن عادت سے مجبور ہو کر مولوی سردر شاہ صاحب کو جوابی کارڈ لکھکر منصف تجویز کیا۔ اور انہوں نے منظوری کی اطلاع تم کو اور تمہارے ہرکارے کو دیدی۔ پھر تم نے کہا۔ کہ میں ہی بولوں گا۔ دوسرا فریق نہ بولے۔ میں نے وہ بھی منظور کر لیا۔ مگر پھر تمہاری بولتی ایسی بند ہوئی۔ کہ لگے آئیں بائیں شائیں کرنے اور پیمان شکنی اور کج ادائی میں اپنے لڑکپن کے انداز پر آگئے "آخر نہ مانوں" کی کوئی حد بھی ہوتی ہے۔ ہم کہاں تک تمہاری بے لگامی کو ڈھیل دیئے جاتے۔ میں نے تمہیں للکار کر کہا۔ کہ اپنے فیصلہ اور تجویز کے مطابق پہلے منصف سے فیصلہ کرا کر پھر کہیں آگے چلنا۔ اس پر تمہارے قدم اکھڑ گئے۔ اور دم دے دیئے۔ اب بولو لہا اللہ امرت سری کی جے۔

تعجب ہے۔ کہ اس قدر ذلت مآبی پر بھی امرت سری پری رخ قادیانیوں کی شکست خوری کا دم بھرتا ہے۔ قادیانی تو روز اوّل سے ہی شکست کھاتے چلے آرہے ہیں۔ جب فاتح قادیان حیض خوری کی منازل طے کر رہا تھا۔ اور اس کے روحانی و جسمانی پدر جو اپنی جان توڑ مساعی رذیلہ سے حق کی مخالفت پر کمربستہ تھے۔ اس وقت سے ہی قادیان کو تیرھویں اور چودھویں صدی کے تخت ادیم السماء علماء و فضلاء ایڑی چوٹی کا زور لگا کر فتح کر رہے ہیں۔ اور ایسا فتح و ظفر کا جوانیت بھرا سہرا حاصل کیا ہے کہ ابتداء میں اگر صرف ایک مرزا اور وہ بھی صرف قادیان جیسی گمنام بستی میں تھا۔ تو اب بفضلہ و بعونہ تعالیٰ لاکھوں مرزے چار دانگ عالم میں دکھائی دے رہے ہیں۔ بس ہمیں اقرار ہے۔ اور نہایت فخر سے اقرار ہے۔ کہ ہم بقول امرت سری نجدی کے ہمیشہ شکست کھاتے ہیں۔ اور تم کو اس فتحمندی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ جو ہمیشہ سے ہمارے لئے کھاد کا کام دیتی ہے ؛

ایک اور ہستی بھی ہے۔ جو روز ازل سے اپنی فتحمندی پر اسی طرح اتراتی چلی آرہی ہے۔ اس کو بھی یہی غرور ہے۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے۔ اور شکست کھا کر چلتے بنے۔ اور میں ویسے کا ویسا الی یوم یبعثون مہلت یافتہ زندہ بقید حیات موجود ہوں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے۔ اور اپنے اپنے مقصد اور مہم میں کامیاب اور بانیل مرام واپس چلے گئے۔ مگر مہلت یافتہ ذلت مآب اور ہزیمت خوار ازلی عدو مبین اپنی جھوٹی فتح پر اترا رہا ہے۔ اسکی بعینہٖ ایسی مثال ہے۔ جیسے ایک عقلمند انسان اپنے دشمن کو چمکتے ہوئے انگارے ہاتھ میں پکڑا جائے۔ اور اس سے ہیرے اور لعل اور قیمتی جواہرات حاصل کرلے ؛

امرت سری فاتح قادیان اپنی فتح و نصرت اور قادیانیوں کی متواتر اور طویل شکست در شکست کا موازنہ کرے اور تبلائے۔ کہ اس فتحمندی کے سیاہ شیشے میں اس کا چہرہ کیسا دکھائی دیتا ہے۔ اگر اس فتحمندی میں مرتفے حسن کی بو باس کا مزہ نہیں آتا۔ تو آؤ۔ میرے سہ صدی چیلنج پر اپنی قسمت کو آزماؤ۔ اور مرتفے حسن کی بو باس سے بھی بہتر لطف اٹھاؤ۔ اور مفت میں تین صد کا مرغن نوالہ نہ گنواؤ۔ ورنہ اس شیخی خوری سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باز آؤ - اور خدا سے شرماؤ - اور حق و صداقت کے قدموں میں آؤ - اب بولو

"مرزا غلام احمد کی جے"

دیکھا - یوں جے بولی جاتی ہے - تمہاری پھپھسی جے کس کام کی - جو تو نے بے محل اور بے موقعہ اپنے ناہنجار اخبار میں نور افشاں کی تردید کرتے ہوئے بولی ہے - (باقی پھر بشرط ضرورت)

(خاکسار فخر الدین ملتانی)

دیانندی مشن

سوامی دیانند ویدوں کا مخالف تھا،

اخبار پرکاش مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۳۲ء صفحہ ۱ کالم ۲ پر مہاشہ رادھا کرشن آریہ سماجی سے زیر عنوان "بابو فتح محمد کا چیلنج منظور" تحریر فرماتے ہیں - کہ :-

"بابو صاحب آپ نے مورخہ ۲۱/۲۳ کے اخبار فاروق قادیان میں آریہ سماج کو چیلنج دیا ہے کہ مسلمہ اصولوں پر تحریری بحث کر لو - آریہ سماج تو جنم دن سے ہی ایسے چیلنجوں کو خوش آمدید کہتا رہا ہے - چیلنج منظور ہے ؛

احمدی شرما :- مہاشہ جی آپ کی مذکورہ بالا تحریر پڑھکر بڑا آنند پراپت ہوا - آپ کی جرأت فی الحقیقت قابل داد ہے - اگر آپ اپنا جواب تحریر کر کے فاروق قادیان شریف میں بھی روانہ کر دیں - تو امید ہے - کہ آریہ سماج کے پرانے مہربان مہرشی سوامی میر قاسم علی صاحب احمدی اس کو درج اخبار فرما دیا کرینگے - تاکہ احمدی تنتھا آریہ سماجی مترون کا لابھ ہو - اور آریوں کو حقیقت حال کا پتہ لگ جاوے -

دیانندی سدھانت وید تھا انسانیت کے خلاف ہیں

دیانند تحریر کرتا ہے "ایشور اپنے بھگتوں کے گناہ معاف کرتا ہے - یا نہیں ؟ جواب نہیں - کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے - تو اس کا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں - (ستیارتھ پرکاش باب ۷ صفحہ ۲۹۳ سوال ۴۷ -)

پنڈت دیانند اس جگہ یہ تحریر کرتا ہے - کہ گناہ معاف کرنا انصاف کے خلاف ہے - لیکن میں یہ بتاتا ہوں - کہ یہ دیانندی گھڑنت وید کے سدھانت کے خلاف ہے - ملاحظہ ہو :-

"جب اندر ہمارے اوپر دیالو ہوگا - تب پاپ ہمارا بیچھا نہیں کریگا - اور بھلائی ہمارے سامنے رہیگی" (رگوید منڈل ۲ سوکت ۲۹ منتر ۴)

"ہم انسان ہیں - اس لئے ہے ورن جو بھول ہم نے دیوتاؤں کے وشیہ میں کی ہے - اور اگیان سے جو تیرے نیم کو توڑا ہے - اس پاپ سے ہے دیو ہمیں ہانی نہ پہنچے" (رگوید منڈل ۷ سوکت ۸۹ منتر ۵) ؛

"ہے سب کے شاسن کرنے والے - نیموں کے مالک میرے اوپر انوگرہ کر - گناہ کو مجھ سے اس پرکار الگ کر جیسے رسی سے بچھڑے کو - تیرے بنا میں آنکھ جھپکنے کا مالک نہیں ہوں" (رگوید منڈل ۲ سوکت ۲۸ منتر ۶)

"جو ہم لوگوں نے ٹھگا ہے - جوا رپے جیسا کہ کھیل میں ٹھگتے ہیں - جو ہم نے جان بوجھکر یا بنا جانے بھول کی ہے - ہے دیو اُن سب پاپوں کو ڈھیلے بندھنوں کی نائی کھولدے - جس سے ہے ورن ہم تیرے پریہ یعنی پیارے بنیں" (رگوید منڈل ۵ سوکت ۸۵ منتر ۸) ؛

"ہے دیو! تم جو کہ دشٹاؤں کے چاروکپال ہو - پاپ سے ہمیں چھڑاؤ" (اتھروید کانڈ ۱ سوکت ۳۱ منتر ۲)

منوسمرتی اور معافی

"پاپ کر کے سنتاپ کرے تو اس پاپ سے چھوٹتا ہے - میں پھر ایسا نہیں کرونگا ایسی شرط کر کے وہ پاپی پاپ سے چھوٹتا ہے" (منوسمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۰)

"بڑے بڑے مہاں پاپی اور خراب کاموں کے کرنے والے جو جس قدر پاپی ہیں - وہ سب تپ ہی کے ذریعہ سے پاک ہو سکتے ہیں" (منوسمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۳۹)

نیائے درشن اور معافی

"جہالت کے دور ہونے سے جیو کے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں - پھر جیو کے دور ہو جانے سے ادھرم اور نفس پرستی وغیرہ کا خیال دور ہو جاتا ہے - جس کے دور ہو جانے سے پھر جنم نہیں ہوتا - اور جنم کے نہ ہونے سے تمام دکھ بالکل معدوم ہو جاتے ہیں - دکھوں کے مٹ جانے سے موکش حاصل ہوتا ہے"

(نیائے درشن ادھیائے ۱ آہنک ۱ سوتر ۲)

مہاشہ جی آپ مذکورہ بالا حوالجات پر غور کر کے خود ہی انصاف کریں - کہ دیانند کے سدھانت ویدک ہیں - یا کہ ویدوں کے انوکول ہیں -

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور مصطفیٰ کرنا خدا کو دیکھکر

دیانند جی کی گھڑنت نہ صرف ویدوں کے خلاف ہے - بلکہ دیانندی تحریروں کے بھی خلاف ہے - مثلاً دیانند تحریر کرتا ہے - کہ :-

"ہماری سمجھ میں یہی ٹھیک ہے - کہ ون تھوڑا بھی لے لینا چاہیئے - اور دوش کی معافی ہونی چاہیئے"

(اپدیش منجری ودیا کھیان ۸ صفحہ ۱۰۵)

"جس قدر جسمانی اور روحانی بیماریاں یا دیگر خلل ہیں - وہ سب ایشور کا دھیان کرنے سے جاتی رہتی ہیں" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۹۸)

میں نے یہ خوب ثابت کر دیا ہے - کہ دیانند کی عقل جب ٹھکانے پر ہوتی تھی - تو وہ درست تحریر کر دیا کرتے تھے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے تمام آریوں کو چاہیئے۔ کہ اس کی خلاف عقل اور ننگ انسانیت تعلیم کو خیرباد کہکر حقیقی تعلیم یعنی احمدیت کو قبول کرلیں۔ تاکہ ان کو شانتی نصیب ہو۔ کیونکہ میں یہ بھی ثابت کرتا ہوں۔ کہ احمدیت پر چلنے کے بغیر آریوں کے لئے شانتی سے جیون بسر کرنا ناممکن ہے۔ وہ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ دیانندی گھڑنت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑاتے ہیں دیانندی سدھانت کو عملاً ناکارہ اور ننگا ثابت کرکے اصلیت کو اپناتے ہیں۔ اسلام کے سدھانت کو قبول کرکے امن کو پاتے ہیں۔ دیانندی اصول پر چلنے سے گھبراتے ہیں۔ ان کی نامعقولیت کا ببانگ دہل اعلان فرماتے ہیں:۔

"ہری کرشن کا معاملہ خاص طور پر قابل غور ہے اگر حکومت کو پرماتما توفیق دے۔ اور اسے سمجھ آسکے۔ تو وہ میری اس بات پر سنجیدگی سے وچار کرے۔ ہری کرشن قانونی طور پر پھانسی پانے کے قابل قرار دیا جا چکا ہے۔ لیکن دنیا میں تمام باتیں قانون کے سیدھے اور سخت ڈنڈے سے ہی سرانجام نہیں پاتیں۔ مصلحت وقت اور پالیسی بھی کچھ معنی رکھتی ہے۔ اگر اس واقعہ پر سر جیوفری ڈی مونٹ مورنسی اپنی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے کام لیکر ہری کرشن کو معاف کردیں۔ تو یقیناً عوام پر اس کا بہت ہی صحت افزا اور اچھا اثر پڑیگا۔ . . . . .

رحم درگذر اور عفو اپنے اندر جو دور رس نتائج پیدا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ تشدد اور پھانسی کے رسوں میں نہیں ہے۔ رحم اپنے اندر لا انتہا طاقت پنہاں رکھتا ہے۔ . . . . وہ ہری کرشن کی پھانسی کی سزا معاف کرکے اس لا انتہا طاقت کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرے۔" (از آریہ اخبار ملاپ لاہور ۱۰ رجون ۱۹۳۱ء صفحہ ۴)

ہمارا منشاء ہے۔ کہ آپ ان تمام واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کرینگے۔ اور اصلیت پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عقل کو روشن کرے۔ تا آپ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرسکیں۔ اخبار ہذا بکاش مورخہ ۲۸/۵/۳۳ اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ آپ روانہ فرمادیں۔ اس پر بھی غور کیا جاویگا۔ گو اس کا میرے مندرجہ بالا چیلنج کے ساتھ کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔ لیکن ہم نے تو حق اور ناحق کا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ کام جس طریق سے ہوسکے بہتر ہے۔

(خاکسار فتح محمد احمدی شرما از کراچی)

اشتہار

بعدالت جناب چودھری صادق علی صاحب سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم مری

فرم موسومہ سوبھا سنگھ ایشر سنگھ ساکن کوہ مری بازار۔ مدعی

بنام

مسٹر۔ بی۔ ایل۔ پرکاش عیسائی ساکن گورداسپور مدعا علیہ

دعوی دیوانی دلایا نے مبلغ ۴۰/۰ روپیہ بروئے درچہ اصل مع سود

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسٹر بی۔ ایل پرکاش عیسائی ساکن گورداسپور مدعا علیہ حاضری عدالت سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے۔ اس لئے اخبار فاروق قادیان میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بی۔ ایل پرکاش ساکن گورداسپور مورخہ ۲۸/۶/۳۳ بوقت دس بجے دن حاضر عدالت نہ آیا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۹ رمئی ۱۹۳۳ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

(گودھری) **حب الٹھرا** (گودھری)

مولانا حکیم نورالدین رضی شاہی طبیب کا سترسالہ مجرب نسخہ حب الٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہوچکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حب الٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب الٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو بفضلہ تعالیٰ ذہین۔ خوبصورت۔ باعمر۔ تندرست بچوں کی ضرورت ہے۔ تو حب الٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرادیں۔ حب الٹھرا مرض الٹھرا کا تریاق ہے۔ الٹھرا کی شناخت۔ حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر مرجاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب الٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی۔ بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر صرف ۱۰ روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مظلومین کشمیر کیلئے مالی امداد کی ضرورت

چونکہ کشمیر کمیٹی کی صدارت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ استعفیٰ دے چکے ہیں۔ اس لئے کشمیر کمیٹی کے کسی عہدہ دار کو حضور نے کشمیر فنڈ کی فراہمی کے لئے کوئی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ اپنی جماعت کو یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ بدستور کشمیر فنڈ کا چندہ جس کی ادائیگی حضور کے ارشاد کے ماتحت اپنے لئے ضروری قرار دے چکی ہے باقاعدہ قادیان بھیجتی رہے۔ کیونکہ سابقہ قرض کی ادائیگی۔ اور مظلومین کی اپنے طور پر امداد کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ گویا حضور کا یہ ارشاد بحیثیت خلیفہ اپنی جماعت کے ہے۔ کشمیر کمیٹی کا اس سے کوئی تعلق نہیں احباب ان خبر احمدی احباب سے بھی اہل کشمیر کی امداد کے لئے چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں ہم پر اعتماد ہے۔ اور جو ہماری جماعت کی مخلصانہ خدمات کے متعلق واقفیت رکھتے ہیں (الفضل)